۱۰ -

۲۶ رجب ۱۴۳۹ھ

۱۴ اپریل ۲۰۱۸

محترم مفتیانِ کرام ، السلام علیکم

ہمارے یہاں انڈیا میں آن لائن شاپنگ لوگ بہت کرتے ہیں. جیسے فلپکارٹ۔ Flipkart پر۔ اس پر کبھی کبھی No cost EMI اسکیم آفر کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اگر کسی مشینے کی قیمت Rs. 12000/ ہے تو No cost EMI آفر کے تحت کریڈٹ کارڈ سے اسے قسطوں میں خریدا جا سکتا ہے۔ مثلاً Rs 1000/- روپئے ہر مہینے کی قسط پر اس میں ہوتا اس طرح ہے کہ کریڈٹ کارڈ کا سود آن لائن کمپنی ڈسکاونٹ دے کر خود ادا کرتی ہے۔ مطلب قسطوں پر جتنا سود ہوگا وہ ڈسکاونٹ Discount کے برابر ہوگا مطلب کمپنی Rs. 12000 کی چیز قسطوں میں 12000 میں ہی دے گی لیکن اس میں سے 1000 وہ دسکاونٹ دے کر بینک کو سود ادا کرے گی۔

واضح ہو کہ اگر وہی چیز اگر ہم نقد یا ڈیبٹ کارڈ سے خریدے تو 12000 روپئے کی ہی خریدنا ہوتا ہے۔

تو کیا No cost EMI کریڈٹ کارڈ سے کا استعمال کرکے استعمال کرنا جائز ہوگا۔ آن لائن کمپنی کی شرائط کی وضاحت کیلئے ساتھ ارسال کر رہا ہوں۔ رہبری کیجئے۔ کرکے ہمیں شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

Condition of No Cost EMI

No cost EMI is an offer by which the total amount paid by you to the EMI provider will be the price of product spilit equally across the EMI tenure. The interest payable to the bank will be offered as an upfront discount during checkout. Effectively giving you the benefit of No cost EMI.

(جواب ملسلک ہے)

دار الافتاء



Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامدًاومصليًا

سوال میں مذکور آن لائن شاپنگ سے متعلق (No Cost EMI) سکیم آفر کے معاملہ میں کئی شرعی خرابیاں پائی جاتی ہیں: مثلاً کریڈٹ کارڈ کے ذریعے سودی لین دین کا معاملہ، خریدار کے ذمہ بینک کے سود کی ادائیگی میں کمپنی کی طرف سے ناجائز تعاون وغیرہ، کمپنی کی طرف سے سود کی ادائیگی کی آفر کو ڈسکاونٹ کہنا بھی درست نہیں، اس لئے کہ ڈسکاونٹ ثمن میں کچھ کمی کرکے دی جاتی ہے، جب کہ سوال میں مذکور کمپنی کی شرائط سے معلوم ہوتا ہے، کہ خریدار کی طرف سے اداکردہ ساری رقم پروڈکٹ کی اصل قیمت کے طور پر لی جاتی ہے، اور اس میں کوئی ڈسکاونٹ (حطّ الثمن) نہیں دی جاتی، صرف کریڈٹ کارڈ کے واجبُ الاداء سود کا ذمہ لیا جاتا ہے، جو کہ قیمت کا حصہ نہیں، نیز کمپنی سود کا ذمہ لے کر خریدار کے قائم مقام ہوکر اس کا سود ادا کرتی ہے، لہذا یہ خود ادا کرنے کے حکم میں ہے، اور ناجائز ہے۔

اس لئے کریڈٹ کے ذریعہ مذکورہ آفر کا استعمال شرعا درست نہیں۔

**المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة – (6 / 579)**

حط الثمن صحيح ويلتحق بأصل العقد عندنا كالزيادة،

**الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (5 / 156)**

(قوله: وأما الإبراء المضاف إلى الثمن إلخ) تابع صاحب البحر حيث ذكر أولا صحة المبيع لو دينا لا عينا وعلله بما مر، ثم ذكر حط الثمن وهبته وإبراءه. وحاصل ما ذكره في البحر عن الذخيرة: أنه لو وهبه بعض الثمن أو أبرأه عنه قبل القبض فهو حط، وإن حط البعض أو وهبه بعد القبض صح، ووجب عليه للمشتري مثل ذلك، ولو أبرأه عن البعض بعده لا يصح، والفرق أن الدين باق في ذمة المشتري بعد القضاء؛ لأنه لا يقضي عين الواجب بل مثله إلا أن المشتري لا يطالب به؛ لأن له مثله على البائع بالقضاء، فلا تفيد المطالبة فقد صادفت الهبة والحط دينا قائما في ذمة المشتري، وإنما لم يصح الإبراء؛ لأنه نوعان: براءة قبض واستيفاء، وبراءة إسقاط، فإذا أطلقت تحمل على الأول؛ لأنه أقل فكأنه قال: أبرأتك براءة قبض واستيفاء، وفيه لا يرجع ولو قال وبراءة إسقاط صح ورجع على البائع، أما الهبة والحط فإسقاط فقط، وإذا وهبه كل الدين أو حط أو أبرأه منه فهو على ما ذكرنا هذا ما ذكره شيخ الإسلام، وذكر السرخسي أن الإبراء المضاف إلى الثمن بعد الاستيفاء

Scanned by CamScanner

صحيح، حتى يجب على البائع رد ما قبض، وسوى بين الإبراء والهبة والحط فيتأمل عند الفتوى اهـ، هذا حاصل ما في البحر عن الذخيرة.والله اعلم

عبدالوہاب بن محمد سلطان
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
/ شعبان/ ۱۴۳۹ھ
/ مئی/2018ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۵/ شعبان ۱۴۳۹ھ
02/ مئی/2018ء

الجواب صحیح
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۵/ شعبان ۱۴۳۹ھ
/ مئی/2018ء

الجواب صحیح
۱۶/۸/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹۲۸/۵۱